احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 6 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 دسمبر 2001ء 20 رمضان 1422 ہجری - 6 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 279

روزہ دار کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے تو اس کی ایک دعا ایسی ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب الصائم لاترد دعوتہ حدیث نمبر 1743)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خداتعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

روزوں کی قدر کریں اور بکثرت دعائیں کریں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے روزہ کی قدر کرے۔ جن کو خداتعالیٰ طاقت دے وہ سارا مہینہ پورا کریں۔ اور جن کو کسی شرعی عذر کی بنا پر بعض روزے چھوڑنے پڑیں وہ دوسرے اوقات میں پورے کریں۔ ہمارے ملک میں اس بارے میں بہت سستی پائی جاتی ہے۔ وہ جو روزوں میں سارا مہینہ روزے رکھ لیتے ہیں۔ ان کے بھی اگر کچھ رہ جائیں تو دوسرے ایام میں سستی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی خداتعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ کہ من کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (البقرہ 186) مگر 70-80 فیصدی لوگ ایسے ہوں گے۔ جو رمضان میں جس قدر روزے رکھ سکیں گے رکھیں گے۔ اور جو باقی رہ جائیں گے وہ رکھنے کی کوشش نہ کریں گے۔ وہ لوگ جو سالہا سال بیمار رہتے ہوں۔ ان کو چھوڑ کر دوسروں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جو روزے رہ جائیں وہ دوسرے ایام میں رکھ لیں۔

پھر روزوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ بات قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتی ہے اور حدیثوں سے بھی۔ کیونکہ رمضان کا ذکر کرتا ہوا خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ سے مانگو تو میں تمہیں دوں۔ کیا عجیب بات ہے لوگ ان سے مانگتے ہیں جو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے۔ لیکن خداتعالیٰ جو کہتا ہے۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں مجھ سے مانگو۔ اس سے نہیں مانگتے۔ رمضان کے دنوں میں چونکہ خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنے لئے اور (دین) کی ترقی کے لئے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خداتعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج روزوں سے عطا کرے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہم نفس کی تکالیف بھی اٹھائیں۔ اور کچھ حاصل بھی نہ ہو۔ اور خداتعالیٰ ہماری اس حقیر اور ناچیز قربانی کو جسے ہم قربانی بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ خدمت کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ صرف ارادہ اور نیت ہی ہے اور اس بات کا اظہار ہے کہ خدا کے لئے قربانی کے لئے تیار ہیں۔ خدا اسے قبول فرمائے۔ اور دنیا میں بھی اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور ہمارا قدم اس راستہ پر ہو جو وصال الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس راستہ کی طرف نہ ہو جو ضلالت اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 120)

رمضان المبارک کے ایام میں نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس میں نہیں رہا۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت فراہم کرنے میں مشکلات درپیش ہیں۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور دکھی لوگوں کو جسمانی راحت بہم پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں آندھی کی طرح صدقہ وخیرات کرتے اور صحابہ کو اس کی تلقین فرماتے۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طاہر ہومیو پیتھک کلینک

✿ مورخہ 6 دسمبر 2001ء بروز جمعرات تا 28 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

انگلش گلاب کی نئی ورائٹی

✿ گلشن احمد نرسری میں انگلش گلاب مختلف رنگوں میں نئی ورائٹی میں دستیاب ہے۔ نیز گل داؤدی، موسمی پھولوں کی پنیری، پھولوں کے گجرے، پھولوں کے ہار، پھولوں کی پتیاں بھی دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

''میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے...... آپ وقت کی آواز کو سنیں خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز سنیں۔ اور زمین کی آواز سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی ہو۔''

(حضرت مصلح موعود)

عرفانِ حدیث

نمبر 89

مرتبہ: عبدالسمیع خان

آخری عشرہ کا مجاہدہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضرت ﷺ اپنی کمر ہمت کس لیتے۔ اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لئے خصوصیت سے جگاتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب صلوۃ التراویح باب العمل فی العشر الاواخر حدیث نمبر 1884)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہے۔ جب رمضان آخری دس دنوں میں داخل ہوتا یا جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضرت ﷺ اپنی کمر ہمت کس لیتے تھے اور اپنی راتوں کو زندہ فرماتے اور اہل و عیال کو بھی عبادت کے لئے جگاتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان)

اہل و عیال کو عبادت کے لئے جگانا تو رسول اللہ ﷺ کا عام دستور تھا اور آپ کی راتیں زندہ ہی رہا کرتی تھیں اس پر مزید کوشش اور مزید توجہ اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ پس وہ لوگ جو پہلے بھی تہجد گزار ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دس دنوں کی تہجد میں کوئی نئی بات آنی چاہئے جو پہلے تہجد ادا کیا کرتے تھے ان میں نہیں تھی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تہجد میں تو سب چیزیں تھیں اس کے باوجود آپ ان دس راتوں میں خاص محنت فرمایا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ انی قریب۔

قریب ہوتے ہوئے پھر اور بھی قریب ہونے کا وعدہ' اس کا کیا مطلب ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا قرب لامتناہی ہے۔ یہ وہم دل سے نکال دینا چاہئے کہ ہم قریب ہو گئے اور بس کافی ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اللہ کے ایسے قریب نہیں ہوئے کہ اس سے آگے قرب ممکن نہیں تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت ﷺ بھی جامد اور خدا بھی جامد ہو جاتا حالانکہ محمدؐ رسول اللہ پر جو خدا جلوہ گر ہوا وہ جامد نہیں ہے' ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں ہے' وہ قرب میں بھی بڑھتا ہے۔ جب انسان سوچتا ہے کہ اس سے زیادہ قرب ممکن نہیں پھر اور قرب کے نظارے دیکھتا ہے اور آنحضرت ﷺ اس قرب میں ہمیشہ بڑھتے رہے ہیں' کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایک مقام پر' قرب الٰہی کے مقام پر آ کر آپؐ ٹھہر گئے تھے۔ پس اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مزید قرب کے وعدے دیئے اور باقی جتنے تہجد گزار' خدا کی راہیں تلاش کرنے والے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے وہ اور قرب ڈھونڈیں۔

کسی ایک قرب کے تصور پر ٹھہر جانا کافی نہیں ہے۔ یہ مادی معشوقوں کا کام ہے کہ ان کے قریب ہوتے ہوتے ایک جگہ جا کر آپ ٹھہر جایا کرتے ہیں۔ اور جہاں ٹھہرے وہیں سے عشق مرنا شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا عشق دائمی ہے اور اس کے قرب میں کوئی مقام نہیں ہے جہاں ٹھہر جائیں اور خدا کا عشق مرنا شروع ہو جائے۔ پس یہ سارے مضامین آنحضرت ﷺ کی اس سنت میں شامل ہیں کہ آپ کمر ہمت کس لیا کرتے تھے جیسے کوئی مشقت کے کام کے لئے اپنے ازار بند کو زور سے کس لیا کرتا ہے۔ اس کو عربی محاورے میں کہتے ہیں کہ کمر ہمت کسنا۔ پس آنحضور ﷺ بھی کمر ہمت کس لیا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 14 دسمبر 99ء)

غزل

اشکوں نے دل کی دیوار گرا دی ہے
گھومنے پھرنے کی اِمشب آزادی ہے

کس نے زخموں کی زنجیر ہلا دی ہے
درباں دیکھ کوئی باہر فریادی ہے

زخم نے ہنس کر بگڑی بات بنا دی ہے
جینا بھی شادی مرنا بھی شادی ہے

وحشت نے چاہا تھا اس کو تسلیم کرے
پھول نے اس کی یہ خواہش ٹھکرا دی ہے

جس کی خاطر رو رو جی ہلکان کیا
عہد نے وہ آواز ہمیں لوٹا دی ہے

فرصت ہو تو اب اس کی پہچان کرو
ہم نے پانی پر تصویر بنا دی ہے

دل کی دلّی کے کھنڈرات ہیں مقتل تک
اس سے پرے آبادی ہی آبادی ہے

کل کو آج کے آئینے میں دیکھا ہے
حال نے ماضی کو امسال سزا دی ہے

آنکھ سمندر - سینہ . اک پیاسا صحرا
ان دونوں کا روگ بہت بنیادی ہے

"سچی باتوں" سے ناحق بدنام ہوا
عشق بھی عبدالماجد دریا بادی ہے

مضطر تم بھی جاؤ نا اس سے مل آؤ
سچائی اس دھرتی کی شہزادی ہے

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ

رمضان المبارک کے روزوں کے سلسلہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اور ارشادات عالیہ

حضرت امام ابن القیم اپنی مشہور کتاب ''زاد المعاد'' میں فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے مہینہ میں معمول تھا کہ عبادت بڑی ہی کثرت سے بجا لاتے۔ حضرت جبریل آپؐ کو قرآن کریم کا دور کراتے تو ان ایام میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر جود وسخا اور فیاضی فرماتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ ہی فیاض تھے۔ مگر رمضان کے ایام میں نہایت ہی کثرت سے صدقہ، نماز، اعتکاف اور ذکر الٰہی فرماتے کہ دوسرے مہینوں کی نسبت اس مبارک مہینہ میں آپ کی عبادت میں ایک خصوصی اور امتیازی شان پیدا ہو جاتی۔

آپ رمضان میں بعض دفعہ وصال کے روزے بھی رکھتے تھے اس طرح دن رات کے یہ وافر اوقات بھی آپ عبادت میں گزارتے۔ مگر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ جب صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انک تواصل۔ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:۔

میری حالت تم سے مختلف ہے میں تو ایسی حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (زاد المعاد فی سیرت خیر العباد جلد اول)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں یہ ارشاد ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے انتہائی اور شدید عشق اور محبت تھی اور آپ ہمہ وقت اس میں مخمور و سرشار رہتے تھے یہی عشق و محبت آپ کی غذا تھی اور شراب طہور کے جام دم بدم آپ نوش فرماتے رہتے تھے۔

روزہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے بدنصیب ہے وہ شخص جس کی جسمانی روٹی تو ملی مگر اس نے روحانی روٹی حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جو روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح باب چاہو۔ کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں''۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد سوم ص25)

وصال کے روزے

دینی احکام کی بجا آوری میں اللہ تعالیٰ نے افراط وتفریط اور تشدد و تکلف کرنا پسند فرمایا ہے۔ اور میانہ روی۔ سہولت اور نرمی کے طریق کو اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ روزوں کے سلسلہ میں بھی ''یریداللہ بکم الیسر'' کے ارشاد کے مطابق خاص طور پر سہولت اور نرمی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں عام افراد کو وصال کے روزوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ وصال سے یہ مراد ہے کہ غروب آفتاب پر روزہ افطار کیا جائے اور صرف شام کو کھانا کھا کر روزہ رکھ لیا جائے اور سحری نہ کھائی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

سحری کھایا کرو کیونکہ یہ بڑی برکت کا موجب ہے۔

افطار

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غروب شمس کے ساتھ ہی روزہ افطار فرماتے اور اس کے بعد نماز مغرب ادا فرماتے۔ اگر کھجور کا تازہ پھل مل جاتا تو چند ایک تازہ کھجوروں سے آپ افطار فرماتے اور تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو چند خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوتیں تو پانی کے چلو سے روزہ افطار فرماتے تھے روزہ افطار فرماتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کرتا ہوں۔

دوسری دعا

افطار کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا بھی ثابت ہے:۔

ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء اللہ تعالیٰ

یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اجر قائم ہو گیا۔

مسافر اور مریض کے لئے رخصت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ رمضان کا مبارک مہینہ نصیب کرے اور وہ ان دنوں سفر میں بھی نہ ہو اور اس کی صحت بھی اچھی ہو اسے چاہئے کہ وہ سارے مہینہ کے مسلسل روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور ان چھوڑے ہوئے روزوں کی گنتی دوسرے ایام میں روزہ رکھ کر پوری کرنی چاہئے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت عنایت فرمائی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اور ارشادات سے رخصت سے فائدہ اٹھانے کی بڑی وضاحت سے تصریح فرمائی ہے۔ مگر بعض لوگ افراط میں مبتلا ہیں اور بعض تفریط کا شکار ہیں بعض تو مریض ہوتے ہیں اور سفر میں ہوتے ہوئے بھی لازماً روزہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت کی ایک ذرہ پرواہ نہیں کرتے اور بعض باوجود مقیم ہونے اور تندرست و توانا ہونے کے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ صراط مستقیم یہی ہے کہ صحت کی حالت میں مقیم ہوتے ہوئے جب کوئی عذر شرعی مانع نہ ہو تو روزہ کا پورا تعہد کیا جائے۔ لیکن جب عذر شرعی موجود ہو اور انسان مریض ہو یا سفر میں ہو تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اس سلسلہ میں ہمارے پیارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں:۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر ماہ رمضان المبارک میں دو جنگیں لڑیں ایک جنگ بدر اور دوسری غزوہ فتح مکہ۔ اور ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ (زاد المعاد)

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:۔

فتح مکہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے تو آپؐ روزہ سے تھے۔ اور صحابہ کرام بھی روزے سے تھے۔ جب ''کراع الغمیم'' مقام پر پہنچے تو آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اسے بلند کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے اسے دیکھ لیا پھر آپؐ نے اسے پیا اور روزہ ختم کر دیا۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگ اب بھی روزہ سے ہیں آپؐ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ نافرمان ہیں۔ (مسلم)

اسی طرح جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ تو آپؐ نے ایک جگہ لوگوں کا اژدھام دیکھا اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا تو کوئی نیکی نہیں۔ (بخاری)

اسی سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا''۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص180)

رمضان میں تہجد اور تراویح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا غیر رمضان تہجد کی گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ پھر چار پڑھتے اور ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔

میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(بخاری)

اسی سلسلہ میں دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بوقت نصف شب گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کی اقتداء میں کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ لوگ جب صبح اٹھے تو انہوں نے یہ بات ایک دوسرے کو بتائی تو دوسری رات لوگ اور زیادہ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں اور زیادہ چرچا ہوا۔ تو تیسری رات مسجد میں جمع ہونے والے بہت زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور صحابہؓ نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ چوتھی رات ہوئی تو لوگوں کا اس قدر انبوہ ہو گیا کہ نمازی مسجد میں سما نہ سکے۔ مگر اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لئے باہر نہیں آئے۔ جب صبح کی نماز کے لئے آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھا چکے تو لوگوں کی طرف

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

تحریک وقف جدید کے اغراض و مقاصد

بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک وقف جدید جاری فرمانے سے چند ماہ پہلے ہی اس مبارک تحریک کے اغراض و مقاصد بیان فرما دیئے تھے۔ چنانچہ آپ نے 9 جولائی 1957ء کو خطبہ عیدالاضحی کے موقع پر ایک نئی قسم کے وقف کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھربار سے علیحدہ رہ سکیں بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور (دین حق) اور نور ایمان پھیلائیں۔ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (دین) کا ایک بہت بڑا موقعہ اس زمانہ میں ہے"۔

(الفضل 9 فروری 1958ء خطبہ عیدالاضحی فرمودہ 9 جولائی 1957ء)

اس نئے وقف کی تحریک کے بعد دسمبر 1957ء میں آپ نے وقف جدید جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی۔ اس بابرکت تحریک کے ذریعہ آپ کراچی سے خیبر تک معلمین کا ایک جال پھیلانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر آپ فرماتے ہیں:۔

معلمین کا جال

"اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ میں نے اس سے قبل ایک خطبہ جمعہ (9 جولائی 1957ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا...... میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا ایک معلم ہو...... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں۔ اور اپنے نام اس سکیم کیلئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں گے۔

(الفضل 16 فروری 1958ء)

رشد و اصلاح کا جال

ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ:۔

"پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا۔ اور پھر وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑے تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔ اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔ بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو جائے"۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے 5 جنوری 1958ء کو احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں فرمایا کہ:۔

"میں نے اس سال 27 دسمبر کو ارشاد و اصلاح کی ایک اہم تجویز پیش کی تھی۔ جس کے دو حصے تھے ایک وقف اور ایک چندہ...... اگر وہ ایسا کریں تو رشد و اصلاح کی تحریک کو ہم بڑی آسانی کے ساتھ ڈھاکہ سے کراچی تک اور کراچی سے ملتان اور لاہور ہوتے ہوئے راولپنڈی کے راستہ سے پشاور اور ہزارہ کی وادیوں میں پھیلا سکتے ہیں۔ وقف کی تحریک گو دیر سے شروع ہوئی مگر خدا کے فضل سے شروع ہو گئی ہے"۔

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

60 ہزار واقفین کی ضرورت

بانی وقف جدید حضرت فضل عمر نے وقف جدید کے لئے معلمین کی ضرورت اور ان کے نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ابھی ہمیں ہزاروں واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو دنیا کے چپہ چپہ پر (دین حق) کی (اشاعت) کریں۔ ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی ہے اور لاکھوں کی جماعت میں ساٹھ ہزار واقفین زندگی کا میسر آ جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ اور اگر ایک آدمی سو احمدی بنائے تو ساٹھ ہزار واقفین زندگی کے ذریعہ ساٹھ لاکھ احمدی ہو سکتا ہے۔ پھر ساٹھ لاکھ میں سے چار پانچ لاکھ (مربی) بن سکتا ہے۔ اور چار پانچ لاکھ (مربی) چار پانچ کروڑ احمدی بنا سکتا ہے۔ اور چار پانچ کروڑ احمدی اگر زور لگائے تو وہ اپنی مقدار کو چار پانچ ارب تک پہنچا سکتا ہے۔ جو ساری دنیا کی آبادی سے بھی زیادہ ہے"۔

(الفضل 17 فروری 1960ء)

دیہات میں تعلیم و تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے قیام کی اغراض اور مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے قیام کا بڑا مقصد دیہات میں بسنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت تھا اور ہے"۔

(الفضل 5 جنوری 1982ء)

وقف جدید کی بنیادی دو اغراض

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی۔ پہلی غرض تو یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا کہ ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے اس لئے خصوصاً نئی نسل میں کمزوری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد نوجوان بھی کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کے مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے بشدت یہ محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصۃً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضور نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اولین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا۔ اور ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کی خاص طور پر تاکید کی گئی تھی۔

(از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

وقف جدید کی اہمیت

اس مضمون کو بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس اقتباس پر ختم کیا جاتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو"۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 5 جنوری 1958ء)

ریاض الصالحین

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ریاض الصالحین تربیت کے لحاظ سے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ اور بالخصوص بچوں کی تربیت میں بہت مفید ہے۔ اسی بناء پر میں نے بچوں کی انجمن انصار اللہ کے لئے جو سکیم بنائی اس میں ضروری قرار دیا گیا کہ ہر طالب علم کے پاس تین چیزیں ضروری ہونی چاہئیں۔ ایک قرآن شریف دوسرے کشتی نوح تیسری ریاض الصالحین........ یہ کتاب نہ صرف بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے بلکہ بڑوں کی اخلاقی حالت کی اصلاح میں بھی بے نظیر ہے۔ اخلاق کے متعلق آنحضرت ﷺ کے اقوال اور آیات کا یہ ایسا مجموعہ ہے کہ میرے خیال میں ایسا کوئی اور مجموعہ نہیں ہے۔ بہت ہی بے نظیر کتاب ہے۔ مجھے اتنی پسند ہے کہ میں کبھی سفر پر نہیں جاتا مگر اس کو ساتھ رکھتا ہوں۔

(انوار العلوم جلد 9 ص 441)

نمازوں کے اوقات میں کھیل وغیرہ سے اجتناب کیجئے

لعل تابان

نمبر 25

مرتبہ: فخر الحق شمس

حمد کا جوش

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزا آتا''۔

(حیات احمد جلد اول طبع جدید صفحہ 73)

صحبتِ صالحین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں-

"جہاں غفلت کی صحبت ہو اس میں مت بیٹھو۔ ایک بزرگ نے مجھے کہا کہ تم کو کئی دن سے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا ہاں سستی ہو گئی۔ فرمایا تم نے قصاب کی دوکان نہیں دیکھی؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ دیکھو قصاب جب دو چھریاں آپس میں رگڑتا ہے تو تیز ہو جاتی ہیں۔ اس طرح صحبت صادقین کا فائدہ ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 53)

بیوی نے پختہ احمدی بنایا

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

......عورتوں میں جذباتی رنگ غالب ہوتا ہے- لجنہ اماء اللہ کا فرض تھا کہ وہ عورتوں کے سامنے بیان کرتی کہ آج (احمدیت) کو ان کے نوجوان لڑکوں کی ضرورت ہے آج (احمدیت) کو ان کے خاوندوں کی ضرورت ہے آج (احمدیت) کو مالوں کی ضرورت ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ ہر چیز بلا دریغ پیش کر دیں اگر یہ طریق استعمال کیا جاتا تو مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ جو ایمان میں کمزور تھے وہ بھی اعلیٰ اخلاص کا نمونہ پیش کرتے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ مجھے تو میری بیوی نے پختہ احمدی بنایا ہے- جب میں تنخواہ لے کر آتا تو ''مجھے کہتی کہ کیا آپ چندہ دے آئے ہیں- میں کہتا کل دیدوں گا- تو وہ کہتی میں اس مال سے کھانا نہیں پکاؤں گی- اس پر بسا اوقات مجھے آدھی آدھی رات کو جا کر چندہ دینا پڑا اور جب میں رسید دکھاتا تب وہ کھانا پکاتی نہیں تو کہہ دیتی کہ میں حرام روپیہ سے کھانا نہیں پکاؤں گی-

(تاریخ لجنہ جلد اول ص 595)

انقلاب عظیم

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

اس انقلاب عظیم کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے؟ دنیا کے لوگوں نے تو چاہا کہ اس سلسلہ کا نام و نشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے- مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے- وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی اور جن باتوں کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالیٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتی ہیں-

(لیکچر لدھیانہ- روحانی خزائن جلد 20 ص 250)

نیکی کی تحریک

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بارے میں ملک گل محمد صاحب لکھتے ہیں-

حضرت مصلح موعود نے جب تحریک جدید کے چندے کا اعلان فرمایا- ان دنوں ایک میٹنگ کے سلسلہ میں مجھے سرگودھا جانا پڑا- مکرم حافظ عبدالعلی صاحب وکیل برادر اکبر حضرت مولوی شیر علی صاحب جو میرے بہت ہی عزیز اور مخلص دوستوں میں سے تھے- انہوں نے حضرت مولوی صاحب کا ایک خط مجھے دکھایا- جو انہیں ایام میں انہیں موصول ہوا تھا-

اس خط میں حضرت مولوی صاحب نے اپنے بڑے بھائی کو لکھا تھا یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے- جس طرح بھی ہو سکے اس میں شریک ہونے سے محروم نہ رہیں- اور اولین فرصت میں اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے سعادت دارین حاصل کریں-

حضرت حافظ صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ بھائی صاحب مجھے اکثر سلسلہ کی خدمات کے بجالانے کے لئے حصول ثواب کی خاطر ہدایات لکھتے رہتے ہیں-

(سیرت شیر علی ص 212)

مجھے کوئی ضرورت نہیں

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا کے حالات میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق لکھا ہے کہ-

''حضرت حافظ معین الدین......کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں- خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے- بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے- حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیتے- اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے- خواہ ایک پیسہ ہی دیں- حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی- حضرت مسیح موعود......نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے- یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے......

حضرت مسیح موعود نے......نے متعدد مرتبہ حافظ معین الدین صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان کیا ہے- ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آ جاتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دے آتے- باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ- وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے- سلسلہ کی ضرورت میں صرف کر دیا جائے-''

(رفقائے احمد جلد 13 ص 293، 301)

خدا کے نزدیک قدر و قیمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں-

○ ایک دفعہ ایک صحابی کھڑا تھا- آنحضرت ﷺ نے پیچھے سے آ کر اس کی آنکھیں بند کر لیں- اس صحابی نے آپؐ کے نرم اور ملائم ہاتھوں کو پہچان لیا اور آپؐ کے کپڑوں سے اپنے کپڑوں کو ملنے لگ گیا (حصول برکت کی غرض سے) آپ نے سمجھ لیا کہ اس نے پہچان لیا ہے- فرمایا کہ کوئی اس کو مول لیتا ہے- اس نے کہا مجھے کون مول لے سکتا ہے- نبی کریم ﷺ نے فرمایا- نہیں خدا اور رسول کے نزدیک تمہاری بے شمار قدر اور قیمت ہے-

(خطبات محمود جلد 1 صفحہ 230)

اچھی نیت کا پھل

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں

○ حافظ امام الدین صاحب ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ جو عرصہ تک گوجرانوالہ شہر میں ہی قیام پذیر رہے- پہلے حنفی تھے- پھر وہابی ہوئے اور وہابی ہونے کے بعد چکڑالوی یعنی اہل قرآن فرقہ میں داخل ہو گئے- اس کے بعد جب انہیں احمدی احباب سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق یقین ہو گیا تو حضرت صاحب کی بیعت کرنے کے لئے قادیان آئے- ان دنوں میں بھی قادیان میں ہی تھا- چنانچہ حافظ صاحب نے بیعت کی اور بعد میں حضرت صاحب کی اجازت سے اپنی تمام سرگذشت جو تبدیلی مذہب کی تھی سنا کر عرض کیا کہ کیا میری وہ نمازیں جو میں نے اہل قرآن ہونے کی حالت میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کے پیچھے ادا کی ہیں ضائع ہو چکی ہیں یا ان کی قبولیت کی کوئی صورت باقی ہے- حضرت صاحب نے فرمایا حافظ صاحب! ہماری بیعت سے ان نمازوں کی قبولیت کا سرٹیفکیٹ آپ کو مل گیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اخلاص کے ساتھ ان نمازوں کے ادا کرنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیعت کی توفیق بخشی ہے- اب جو کچھ پہلے کمی یا غلطی رہ گئی تھی وہ ہماری تعلیم پر عمل کرنے سے دور ہو جائے گی- اور بیعت کرنے والوں کی بیعت سے پہلے کوئی عمل جو محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے کیا گیا ہو اس روایت کی رو سے اللہ تعالیٰ سچے مذہب و ملت کو قبول کرنے کی بھی توفیق عطا فرما دیتا ہے-

(حیات قدسی جلد 2 صفحہ 16)

امیر صاحب کی آواز

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فرماتے ہیں:-

1920ء کی بات ہے کہ پونڈ کا نرخ گرا ہوا تھا- اس لئے (بیت) احمدیہ لندن کے لئے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے پونڈ حضور نے خریدنے چاہے- اس رقم کو بعض بڑی جماعتوں پر باچھ کر دیا گیا تھا- اور جہاں تک مجھے یاد ہے لاہور کی جماعت کے ذمہ اٹھارہ ہزار روپیہ آیا تھا جس کی وصولی کے لئے قادیان سے حافظ روشن علی صاحب ایک وفد لے کر لاہور آئے تھے- امیر صاحب نے جمعہ میں اس رقم کے لئے تحریک فرمائی- اور کوئی لمبی چوڑی اپیل نہیں کی- بلکہ یہ فرمایا کہ اس رقم کو پورا کر دینا جماعت کا فرض ہے اور بحیثیت امیر اس رقم کو پورا کر دینا میرا فرض ہے- اس زمانے میں جمعہ کی نماز دہلی دروازے سے باہر میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے دو کمروں میں ادا کی جاتی تھی- کیونکہ (بیت) احمدیہ ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی-

جمعہ کی نماز کے بعد دوستوں نے وعدے لکھانے شروع کئے- جو ایک ہفتے کے اندر ادا ہونے تھے- خاکسار نے بطور سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن چند دوستوں سے مشورہ کرنا چاہا- کہ ہم کیا رقم پیش کر دیں- میرا خیال پانچ سو روپیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے وعدہ کرنے کا تھا- کہ اتنے میں امیر صاحب کی آواز آئی کہ کیا مشورہ کر رہے ہو- مسلم لیگ نے لاہور کے کالجوں کے مسلمان طلباء سے دو ہزار روپیہ چندہ مانگا ہے- میں احمدی طلباء سے دو ہزار روپیہ طلب کرتا ہوں- بس ہم خاموش ہو گئے- لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً چندہ فراہم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے- ہر طالب علم نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا- جو کچھ جس کے پاس تھا اس نے دے دیا- نتیجہ یہ تھا کہ دو ہزار سے اوپر رقم جمع ہو گئی- اور کل اٹھارہ ہزار روپیہ وصول ہو کر وفد کامیابی سے واپس ہوا-

(مضامین مظہر ص 111)

تبصرہ

سَردل

مام کتاب : سرَ دل (پنجابی غزلیں)
شاعر : عبدالکریم قدسی
تعداد صفحات : 109
اہتمام اشاعت : انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی لینگویج اینڈ کلچر
ملنے کا پتہ : الیاس گھمن، چیئر مین انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی لینگویج اینڈ کلچر 24، امیر روڈ، بلال گنج، لاہور
قیمت : 100 روپے، 10 ڈالر یو ایس، 8 پونڈ سٹرلنگ

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب اردو اور پنجابی کے معروف شاعر ہیں۔ ''سر دل'' ان کا حال ہی میں شائع ہونے والا مجموعہ کلام ہے جس میں ان کی پنجابی غزلیں شامل ہیں۔ یہ خوبصورت جلد اور سرورق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کے پس ورق پر جناب قدسی صاحب کی تصویر طبع ہے۔

کتاب کے آغاز میں شاعر کے بارہ میں دو تحریریں شائع شدہ ہیں جن کو ڈاکٹر جگتار اور منظور وزیر آبادی نے تحریر کیا ہے۔ ان تحریروں میں جناب قدسی صاحب کی شاعرانہ صلاحیتوں اور خوبیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سراہا گیا ہے جو کہ قاری کے لئے شاعر کے مرتبہ کو اجاگر کرتی ہیں۔ ان تحریروں کے علاوہ شاعر اور ان کی شاعری کے بارہ میں متعدد شعرا اور دانشوروں کی آراء بھی شامل اشاعت ہیں۔ قدسی صاحب نے اپنی کتاب کو ڈاکٹر رشید انور اور مشتاق بٹ ایڈووکیٹ کے نام منسوب کیا ہے۔

قدسی صاحب کی پنجابی غزلوں میں مقصدیت نمایاں طور پر نظر آتی ہے گردونواح میں انسانوں پر ڈھائے جانے والے روزمرہ کے مظالم اور عوام کے ساتھ زیادتیوں کو موضوع بنایا ہے اور طنزیہ انداز میں ان مظالم کی نشاندہی کی ہے۔ قدسی نے ایک حساس شاعر کے طور پر زمانے پر نظر ڈالی ہے اور پھر اپنے جذبات کا اظہار اپنی پنجابی غزلوں میں کیا ہے۔ ان کی شاعری کے چند نمونے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:۔

دھرتی تے آکاش بنے آں
ایسے لئی قلاش بنے آں
اپنے مٹھے دھوکھے کھا۔۔ دے
ہدوں کوڑی قاش بنے آں
جہڑا بازی لاوے جتے
اَج دی وکھری تاش بنے آں

☆

تیری سر دل توں جے میرا وی گزر ہو جاندا
کیوں نہ اج میرا وی ہر عیب ہنر ہو جاندا

☆

کاش! انسان نوں انسان سمجھدے سارے
کاش! لوکاں تے محبت دا اثر ہو جاندا
تیرے باجھوں وی گزر جانا اے جیون میرا
نال ہوندوں تے ذرا چنگا بسر ہو جاندا

☆

جد نشانے تے تیر لگدا اے
ہر مقابل حقیر لگدا اے
اوہدے اندر دا حال رب جانے
جہڑا ویکھن نوں پیر لگدا اے
عدل اٹھیا معاشرے وچوں
وقت ہن تے اخیر لگدا اے
سچ لکھن دی ضد کرن والا
روشنی دا سفیر لگدا اے

سردل پنجابی غزل گوئی میں ایک اچھا اضافہ ہے جو کہ پنجابی شاعری سے دلچسپی رکھنے والوں میں یقیناً پذیرائی حاصل کرے گا۔

(ایم۔ایم۔طاہر)

بقیہ صفحہ 3

متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا اور پھر فرمایا کہ تمہاری مسجد میں موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن میں ڈرا کہ تم پر یہ نماز فرض نہ کردی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ۔

ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور یہی طریق جاری تھا۔ اور ابوبکرؓ کی خلافت میں یہی دستور رہا اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ تک بھی یہی دستور رہا۔

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ رمضان کی رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا۔ اس وقت لوگ الگ الگ گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ کوئی شخص اپنے طور پر اکیلے نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی شخص ایسے طور پر نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی اقتداء میں چند لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو ایک ہی قاری کی اقتداء میں اکٹھا کردوں تو یہ بہتر ہوگا پھر آپ نے حکم فرما کر ان سب کو ابی بن کعب کی اقتداء میں جمع کردیا۔ پھر میں ایک اور رات آپ کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ نیا طریق کیا ہی اچھا ہے لیکن رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں اس حصہ سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہیں یعنی رات کا پچھلا حصہ افضل ہے اور لوگ اول رات میں ہی تراویح پڑھ لیتے ہیں۔

اس سارے بیان سے ظاہر ہے کہ رات کا آخری حصہ ہی نماز تہجد کا اصل وقت ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی یہی ہے۔ قرآن کریم میں بھی آخری حصہ شب میں عبادت ذکر الٰہی اور دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اور رات کے وقت نیند سے بیدار ہو کر قران کریم کی تلاوت کے ساتھ عبادت بجالا۔

(بنی اسرائیل)

اور مومن لوگ سحری کے وقت اٹھ کر استغفار کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

(ذاریات)

تو رات کے وقت عبادت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا کر سوائے تھوڑے حصہ کے یعنی نصف رات ہو یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ کرلیا کرو۔ اور قرآن کریم ترتیل سے پڑھا کر۔ (مزمل)

پس اول شب تراویح بھی بیشک جائز ہے اور خلافت راشدہ کے زریں عہد میں اس کو جاری کیا گیا ہے مگر اصل اور افضل طریق نماز تہجد کا وہی ہے جو ہمارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد بھی پیش خدمت ہے ملفوظات میں ہے:۔

''تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔ فرمایا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعت ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اول حصے میں اسے پڑھا۔ بیس رکعت بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی''۔

(ملفوظات جلد دہم ص 112)

نیز دوسرے مقام پر ملفوظات میں لکھا ہے کہ:۔

''ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ رمضان میں نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن (عشاء) میں پڑھنی چاہئے یا پچھلی رات کو اکیلے گھر میں پڑھنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ نماز تراویح کوئی الگ نماز نہیں دراصل تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتیں جائز ہیں جو سوال میں بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو طرح پڑھی ہیں لیکن اکثر عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے۔ (ملفوظات)

(الفضل 20,19 نومبر 1967ء)

مطالعہ کے شوق میں کمی

اور اس کے اسباب

جسمانی صحت کے لئے جتنی ورزش ضروری ہے اتنا ہی مطالعہ ذہنی صحت کے لئے ضروری ہے- ہمارے ملک میں ان دونوں ہی کاموں کو لوگ وقت ضائع کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں- ہماری معاشرتی زندگی قدم قدم پر اس بات کی گواہی دیتی ہے-

مطالعہ کا شوق' ہماری قومی سماجی عادت اور روایت کبھی نہیں بن سکا- اس کے تاریخی پس منظر میں جائے بغیر اگر ہم موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو مطالعہ کے فروغ میں حائل کچھ رکاوٹیں نظر آتی ہیں- خواندگی کی شرح میں کمی نے مطالعے کے شوق کے امکانات کو محدود کردیا ہے پھر تھوڑی آمدنی اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے نصابی کتابوں کے علاوہ دیگر کتابوں کی خرید لوگوں کے بجٹ کا حصہ نہیں- اچھی سے اچھی کتابیں بھی چند ہزار سے زیادہ نہیں چھپتیں- الیکٹرانک میڈیا کی بڑھتی ہوئی ترقی نے بھی مطالعہ کا شوق کم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے-

خواندہ افراد میں ایک بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو خواندگی کی شرح میں شامل تو ہیں لیکن وہ روانی کے ساتھ مطالعہ نہیں کرسکتے- ایسے لوگوں کی خاص ضروریات کو مدنظر رکھ کر آسان زبان میں ان کی دلچسپی کے موضوعات پر کتابیں لکھنے کا رواج نہیں ہے- اس قسم کی کتابیں نہ ہونے سے یہ نیم خواندہ افراد پڑھنے کی عادت کو جاری نہیں رکھ سکتے اور آہستہ آہستہ وقت آتا ہے جب ان میں اور ناخواندہ افراد میں فرق کم رہ جاتا ہے

ان تمام رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے میں اس ماحول کا فقدان نظر آتا ہے جس میں مطالعہ کا شوق فروغ پاتا ہے- بڑی بڑی آبادیوں میں میلوں تک کسی کتب خانے کا وجود نہیں ہے- کتب خانے نہ صرف لوگوں تک رسائی ممکن بناتے ہیں بلکہ ایک ہی طرح کے شوق رکھنے والوں کو ایک فورم بھی مہیا کرتے ہیں-

کتب خانہ یا لائبریری کسی ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف علمی اور ادبی معلومات کو جمع کر کے خاص ترتیب کے ساتھ حفاظت سے رکھا جاتا ہے- تاکہ معلومات حاصل کرنے والے حضرات اپنی ضرورت اور پسند کے مطابق مطالعے کیلئے کتابیں حاصل کرسکیں- کتب خانوں کی قلت بھی ہمارے علمی ماحول میں ایک رکاوٹ ہے- ہمیں چاہئے کہ ہم اس کو اور اوپر بیان کردہ رکاوٹوں کو دور کریں اور مطالعے کے شوق کو پروان چڑھائیں کیونکہ 21 ویں صدی میں اس کی بہت ضرورت ہے-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 10 دسمبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
12-55 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
2-00 a.m	درس القرآن
3-00 a.m	رمضان پروگرام
3-30 a.m	سفر ہم نے کیا
4-00 a.m	ایم ٹی اے ورائٹی
4-30 a.m	ہماری کائنات
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
5-55 a.m	درس القرآن
7-25 a.m	ہجری شمسی کیلنڈر
8-05 a.m	لقاء مع العرب
9-05a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
9-40 a.m	فرانسیسی پروگرام
10-40 a.m	رمضان پروگرام
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
12-00 p.m	مشاعرہ
1-00 p.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
1-50 p.m	لقاء مع العرب
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	انفاخ قدسیہ
6-05 p.m	تلاوت۔خبریں
6-30 p.m	بنگالی پروگرام
7-30 p.m	سیرۃ النبیؐ
8-25 p.m	رمضان کے متعلق گفتگو
8-45 p.m	تلاوت
8-55 p.m	کوئز پروگرام
9-35 p.m	سفر ہم نے کیا
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

منگل 11 دسمبر 2001ء

12-15a.m	لقاء مع العرب
1-15 a.m	مشاعرہ
2-10 a.m	درس القرآن
3-40 a.m	مجلس عرفان
4-30 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔درس حدیث۔خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-35 a.m	چلڈرنز کارنر
8-00 a.m	اردو کلاس
9-05a.m	طب کی باتیں
9-30 a.m	بنگالی ملاقات
10-30 a.m	رمضان کے متعلق گفتگو
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
12-00 p.m	پشتو پروگرام
1-00 p.m	طب کی باتیں
1-30 p.m	سفر ہم نے کیا
1-55 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-30 p.m	رمضان کے متعلق گفتگو
6-05 p.m	تلاوت۔خبریں
6-35 p.m	بنگالی پروگرام
7-35 a.m	سیرۃ النبیؐ
8-25 p.m	رمضان پروگرام
8-50 p.m	تلاوت
9-00 p.m	بنگالی ملاقات
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔
11-15 p.m	فرانسیسی سروس

بدھ 12 دسمبر 2001ء

12-15 a.m	اردو کلاس
1-25 a.m	ایم ٹی اے ناروے
2-00 a.m	درس القرآن
3-30 a.m	بنگالی ملاقات
4-30 a.m	رمضان پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-00 a.m	لقاء مع العرب
9-00 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
10-00 a.m	المائدہ
10-30 a.m	انفاخ قدسیہ
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی مذاکرہ
1-05 p.m	المائدہ
1-30 p.m	تقریر
1-55 p.m	لقاء مع العرب
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-30 p.m	انفاخ قدسیہ
6-05 p.m	تلاوت۔خبریں
6-30 p.m	بنگالی پروگرام
7-30 p.m	سیرۃ النبیؐ
8-25 p.m	المائدہ
8-50 p.m	تلاوت
9-00 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

اطلاعات و اعلانات

ضلعی باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

امسال ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے تحت باسکٹ بال کے سالانہ مقابلہ جات مورخہ 10 نومبر تا16 نومبر 2001ء کو جھنگ میں منعقد ہوئے۔ان مقابلہ جات میں نصرت جہاں اکیڈمی کی ٹیم نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر ضلعی چیمپئن شپ جیت لی۔الحمدللہ۔

ٹیم کے کھلاڑیوں میں کیپٹن رفعت اللہ داؤد۔عزیز احمد بابر۔وقار احمد بھٹی۔تصور حیات' انصر احمد باجوہ' عثمان حیدر۔غالب احمد۔عدیل احمد اور نبیل احمد شامل تھے۔دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے آمین ثم آمین۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع جھنگ کو مورخہ 19 ستمبر 2001ء بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عدنان جاوید" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔جو مکرم عبداللطیف صاحب اٹھوال سیکرٹری تعلیم میر پور خاص کا نواسہ اور مکرم رشید احمد صاحب اٹھوال آف احمد آباد سانگرہ (ربوہ) کا پوتا ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے (آمین)

(وکالت وقف نو)

ولادت

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ اور قرۃ العین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد 14 مارچ 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقف نو ہے اور اس کا نام آغا بلال خان تجویز ہوا ہے عزیز م آغا شمس الحمید صاحب ناصر آباد کا پوتا اور مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔احباب سے نومولود کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم مسعود ناصر صاحب ولد چوہدری ناصر احمد صاحب نے 17 دسمبر 1993ء کو 67۔راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے وصیت کی ان کا اس وقت دفتر سے رابطہ نہیں ہے اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی دوست عزیز پڑھیں تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں اور ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ضرورت انسپکٹران

ادارہ الفضل کو ایف اے پاس دو انسپکٹران کی ضرورت ہے۔جو ربوہ سے باہر جماعتوں کا دورہ کر کے بسلسلہ توسیع اشاعت الفضل' مشتہرین سے اشتہارات اور چندہ الفضل کی وصولی کر سکیں۔دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواست صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 دسمبر 2001ء تک بنام مینیجر الفضل بھجوائیں۔

نام۔ولدیت۔عمر۔تعلیم۔سکونت

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے بھتیجے مکرم مرزا مظفر محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید فیصل آباد کے بیٹے عزیزم انس احمد مرزا (واقف نو) بعمر پونے چار سال جگر اور گردے میں انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہے باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری بڑھتی جا رہی ہے احباب سے ان بابرکت ایام میں صحت کاملہ وعاجلہ کے عطا ہونے کی درخواست دعا ہے۔

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب نگران وقف نو حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی شدید بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان اپلائیڈ اکنامکس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 دسمبر 2001ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے جنگ 3-12-2001

یونیورسٹی آف کراچی نے ماسٹرز ان سپیشل ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2001ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے ڈان 2-12-2001

سندھ ڈیویلپمنٹ سٹڈیز سنٹر یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے ایم ایس سی ان رورل ڈیویلپمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 جنوری 2002ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے ڈان 2-12-2001

(نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

میں نے اپنے بیٹے کا نام وارث احمد سے تبدیل کر کے وجاہت احمد خان رکھا ہے آئندہ اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

رانا سعادت احمد خان 30/1 باب الابواب ربوہ

خبریں

ربوہ: 5 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 6 دسمبر- غروب آفتاب: 5-08

☆ جمعہ 7 دسمبر- طلوع فجر : 5-28

☆ جمعہ 7 دسمبر- طلوع آفتاب: 6-52

فلسطینیوں کے خلاف اعلان جنگ اسرائیل نے ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے فلسطینیوں کونشانہ بنانے کا اعلان کیا ہے- فلسطین پر دوسرے دن بھی اسرائیل کے زمینی اور فضائی حملے جاری رہے- اسرائیلی فوج فلسطین میں داخل ہوگئی ہے- یاسر عرفات کو مارنے کی کوشش کی گئی- غزہ ائرپورٹ پر بلڈوزر چلا دیئے گئے- یہودی فوج نے نابلوس سمیت کئی شہروں میں داخل ہوکر کارروائیاں کیں- یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کے قریب بھی مورچے بنائے- فلسطین پر اسرائیل کی اندھا دھند بمباری سے ہر طرف آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں- امریکہ نے حماس کے اثاثے منجمد کر دیئے ہیں-

اسرائیلی حملوں کی مذمت حکومت پاکستان نے غزہ اور مغربی کنارے میں فلسطینی تنصیبات اور انتظامی عمارتوں پر اسرائیل کے فضائی حملوں کی مذمت کی ہے- عرب لیگ نے بھی فلسطین پر حملوں کی مذمت کی ہے-

فوجی اپریشن کی حمایت نہیں کرینگے پاکستان نے کہا ہے کہ عراق سمیت کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف فوجی اپریشن کی حمایت نہیں کی جائے گی-

فدائین کا حملہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے فدائی دستوں نے بھارتی فوج کے کمپنی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے 7 فوجی ہلاک کر دیئے- مرنے والوں میں ایک اعلیٰ فوجی افسر بھی شامل ہے- کمانڈر احسن ڈار اور اجمل خان شہید ہوگئے-

امریکہ اور بھارت میں دفاعی تعاون کا سمجھوتہ دہشت گردی روکنے کے لئے امریکہ اور بھارت کے درمیان فوجی تعاون کے پروگرام پر اتفاق رائے ہو گیا ہے- دونوں ملک فضائی اور بحری مشقیں کریں گے- مئی 1998ء کے ایٹمی دھماکوں کے بعد دونوں ممالک میں ہونے والا یہ پہلا دفاعی معاہدہ ہے-

دہشت گردوں کے کیمپوں کی فہرست بھارت نے ایک بار پھر پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہے- اور کشمیری مجاہدین کی مدد کر کے بھارت میں دہشت گردی کرواتا ہے- پاکستان میں دہشت گردوں کی تربیت کے لئے ٹریننگ سنٹرز موجود ہیں- امریکہ کو پاکستان میں دہشت گردوں کے تربیتی کیمپوں کی نئی فہرست دی جائے گی- بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان شدت پسندوں کا ملک ہے- وہ کشمیر میں دہشت گردی بند کرے-

افغانستان پر بمباری امریکی طیاروں نے قندھار اور گردیز پر بمباری جاری رکھی- تورہ بورہ کی پہاڑیوں کا گھیراؤ کر لیا گیا ہے- اسامہ بن لادن ان پہاڑیوں میں چھپے ہوئے ہیں- قندھار ایرپورٹ اور جنوبی علاقے پر ہر 5-10 منٹ کے وقفے سے بم گرائے جا رہے ہیں-

افغانستان میں عبوری حکومت بون کانفرنس میں تمام افغان گروپ اقوام متحدہ کے منصوبے پر متفق ہو گئے ہیں- ظاہر شاہ کے حامی پشتون رہنما حامد کرزئی افغان حکومت کے عبوری سربراہ تجویز کئے گئے ہیں- نئے منظر نامے میں کہیں صدر ربانی کا نام نہیں-

منہ توڑ جواب دینگے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے- نازک صورتحال سے آگاہ ہیں- کسی مہم جوئی کا منہ توڑ جواب دیں گے- اعصاب شکن جنگ میں مثبت کردار ادا کر کے ملک کو تباہی سے بچا لیا ہے-

پاکستان اور بھارت میں تصادم کا خطرہ بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے افغانستان سے متعلق امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہاس نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تصادم کا خطرہ موجود ہے- کشمیر کی موجودہ صورتحال خطے کے عوام کیلئے درست نہیں- کشیدگی بڑھنے کے خطرات ہیں-

انتہا پسندوں کے خلاف اپریشن کا مطالبہ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق سی آئی اے کے ڈائریکٹر جارج ٹینٹ نے اپنے دورہ پاکستان کے دوران صدر جنرل پرویز مشرف پر زور دیا ہے کہ انتہا پسندوں اور مجاہدوں کی پکڑ دھکڑ کا کام تیز کیا جائے اور طالبان کی حمایت کرنے والوں پر کڑی نظر رکھی جائے-

مذہبی انتہا پسندی کے خلاف منصوبہ وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ملک میں مذہبی انتہا پسندوں کے خلاف حکومت کے منصوبے کا اعلان آئندہ چند روز میں کر دیا جائے گا- شدت پسندی نے جہاں جڑیں پکڑیں وہ قوم اور معاشرہ تباہ ہو گیا- ہم شدت پسندی کے فتنے کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا چاہتے ہیں- عید سے پہلے یا بعد میں حکومتی منصوبے کو حتمی شکل دی جائے گی- انہوں نے کہا ایسے سکولوں اور کالجوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے جہاں انتہا پسندوں کو تربیت دی جاتی ہے-

درجنوں افراد کنویں میں جا گرے ضلع لودھراں کی تحصیل دنیا پور کے نواحی چک 358 ڈبلیو بی میں کپڑے دھونے کا پاؤڈر بنانے والی کمپنی نے کھلی جگہ پر فلم شو اور دیگر تحائف دینے کے لئے کیمپ لگایا وہاں موجود پرانے کنویں کو عارضی چھت ڈال کر بند کیا گیا- چھت وزن برداشت نہ کر سکی درجنوں افراد اس میں دھنس گئے- 10 لاشیں نکال لی گئیں- 10 افراد کو زندہ نکال لیا گیا- مرنے والوں میں خواتین اور بچے شامل ہیں-

اکتوبر 2000ء سے 2001ء تک پنجاب میں سال بھر کے دوران 14 بینک ڈکیتیاں ہوئیں- 47 پٹرول پمپ لوٹے گئے ہائی وے ڈکیتی کی 138 وارداتیں ہوئیں- 4258 گاڑیاں چوری ہوئیں- چوری اور نقب زنی کی 40975 اور ڈکیتی و رہزنی کی 4893 وارداتیں ہوئیں- ڈاکو اور چور کھل کر کھیلتے رہے-

پاکستان کو مدد کی پیشکش یورپی یونین نے مہاجرین کا بوجھ کم کرنے کے لئے پاکستان کو مدد کی پیشکش کر دی ہے- یورپی یونین کے کمشنر ڈویلپمنٹ پال نیلسن نے وزیر خارجہ عبدالستار سے ملاقات کے دوران کہا کہ افغانستان کے حوالے سے بین الاقوامی برادری پاکستان کے تجربے اور مہارت سے فائدہ اٹھا سکتی ہے-

پتہ درکار ہے

☆ مکرم ملک ندیم احمد صاحب ولد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ساکن D25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی نمبر 37 نے مورخہ 15-6-90 کو وصیت کی تھی- لیکن چھ سال سے ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے- اگر ان کے کسی عزیز رشتہ دار کو ان کا علم ہو تو وہ براہ کرم دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں-'' ان کا وصیت نمبر 27204 ہے-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خالص شہد

چھوٹی مکھی -/240 روپے کلو

بڑی مکھی -/120 روپے کلو

یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

HERCULES

Reliable Products for your Vehicle

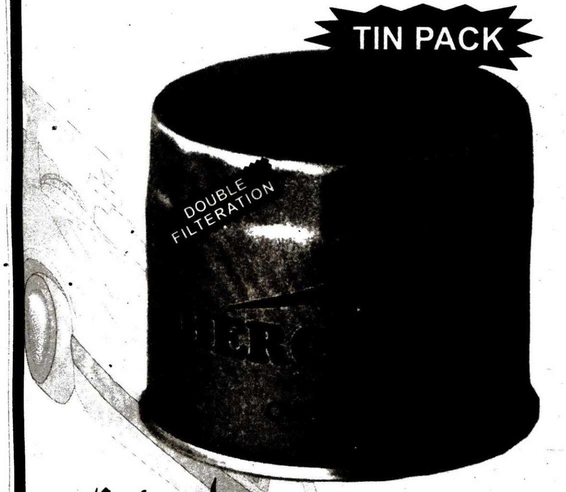

مینوفیکچرر

آئل فلٹر

پٹہ کمانی سیلنسر بکس

و سیلنسر پائپ اور

ربڑ پارٹس

ہرکولیس آئل فلٹر

میاں بھائی

طالب دعا

میاں عبداللطیف- میاں عبدالماجد

کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور

Ph: 042-7932514-5-6

Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61